السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تین رکعت وترکس طرح پڑھنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تین رکعت وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ دو رکعت پڑھ کر التحیات وغیرہ کے بعد سلام پھیرے پھر ایک رکعت بعد میں پڑھے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مسلسل تین رکعت پڑھ کر صرف اخیر میں بیٹھے اور التحیات وغیرہ کے بعد سلام پھیرے، البتہ نماز مغرب کی طرح نہیں پڑھنی چاہیے کہ دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر بغیر سلام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔ کیوں کہ وتر میں نماز مغرب کی مشابہت سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے دو رکعتیں پڑھ کر غلام سے کہا پالان باندھ، پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی اور خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اس حدیث کی اسناد قوی ہے۔ مولانا عبد الحیٔ صاحب لکھتے ہیں۔ واصرح من ذلک ما رواہ سعید بن منصور باسناد صحیح عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال صلّی ابن عمر رکعتین ثم قال یا غلام ارحل لنا ثم قام فاوتر برکعة۔ وروی الطحاوی عن سالم عن ابیہ انہ کان یفصل بین شفعہ ووترہ بتسلیمة واخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ واسنادہ قوی (تعلیق المجد ص ۱۴۵)

تحفة الاحوذی میں ہے وبحدیث عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفصل بن الوتر والشفع بتسلیمة ویسمعناھا قال الحافظ فی التلخیص بعد ذکرہ رواہ احمد وابن حبان وابن السکن فی صحیحھما والطبرانی من حدیث ابراہیم الصنائع عن نافع عن ابن عمر وقواہ احمد انتھی (تحفة الاحوذی ص ۳۴۰)

امام ترمذی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں   والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین رأوان یفصل الرجل بیالرکعتین والثالثة یوتر برکعة بہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق۔ یعنی بعض صحابہ اور تابعین اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور تیسرے رکعت الگ پڑھے، امام مالک اور شافعی واحمد واسحاق کا یہی مسلک ہے۔ مسلسل تین رکعت پڑھ کر اخیر میں بیٹھنا اور سلام پھیرنا بھی مرفوحدیث اور آثار صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے۔ تحفة الاحوذی میں ہے۔ عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لایقعد الافی اٰخرھن وھذا وترامیر المومنین عمبر بن الخطاب وعنہ اخذہ اھل المدینة رواہ الحاکم فی المستدرک من طریق ابان بن یزید العطاء عن قتادة عن زراة بن اوفی عن سعد بن ھشام عنھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سولم وتر کی تین رکعتوں میں صرف اخیر میں بیٹھتے تھے حضت عمر کا بھی طریقہ یہی تھا اہل مدینہ کا تعامل بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ مولانا عبد الحیٔ صاحب حنفی لکھنوی مختلف احادیث اور آثار صحابہ وتابعین نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ قول فیصل اس مقام میں یہ ہے کہ اس امر میں صحابہ مختلف ہیں بعض تو صرف ایک ہی رکعت پر اکتفا کرتے تھے، بعض تین رکعت دو سلام سے پڑھتے تھے اور بعض تینوں رکعتیں صرف ایک سلام سے پڑھتے تھے اور مرفوع حدیثیں بھی اس بارہ میں مختلف ہیں لہذا یہ سب طریقے جائز اور ثابت ہے۔ القول الفیصل فی ھذا المقام ان الامر فی ما بین الصحابة مختلف فمنھم من کان یکتفی علی الرکعة الواحدة ومنھم من کان یصلی ثلاثا بتسلیمتین ومنھم منکان یصلی ثلاثا بتسلیمة والاخبار المرفوعة ایضا مختلفة بعضھا شاھدة للاکتفاء بالواحدة وبعضھا بالثلاث والکل ثابت لکن اصحابنا قد ترجحت عندھم روایات الثلث بتسلیمة بوجوہ لاحت لھم فاختارہ وحملوا المجمل علی المفصل (التعلیق المجد)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 195-196

محدث فتویٰ